(۵۴)

۲۹/۱۱۳

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مندرجہ ذیل مسائل کے جوابات میں

مشہور ہے کہ قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ کہیں گے کہ "میرا رب تو اللہ ہے تم بتاؤ کہ تمہارا رب کون ہے" اور سمجھ اسی طرح حضرت رابعہ بصریہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔

---

(۱) فاسق و فاجر کی کیا تعریف ہے؟ (مطلب دونوں میں کیا فرق ہے؟)

(۲) ان کے پیچھے پڑھی گئی نماز واجب الاعادہ ہے یا نہیں؟ حالت فسق میں (مثلاً مصور تصویر بنا رہا ہو۔ تاش کھیلے جا رہے ہوں۔ داڑھی منڈوائی جا رہی ہو۔ ٹی وی دیکھا جا رہا ہو۔ غیبت کی مجلس گرم ہو وغیرہ) (۳) فاسق کو سلام کرنا اور اگر وہ سلام کرے (مطلب: گناہ کبیرہ میں مشغول کسی گزرنے والے کو سلام کرے) تو (۴) جواب دینا کیسا ہے؟

اسی طرح سلام نہ کرنے کی (۵) صورت میں مذکورہ شخص ناراض ہوتا ہو تو ان کو سلام کرنا کیسا ہے؟ اگر کوئی شخص مذکورہ افراد کے پاس جائے نیت دعوت دینے کی ہو یا یہ نیت ہو کہ چلو جتنی دیر بیل ان سے ملوں گا اتنی دیر تو یہ اس کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے بچ ہی جائیں گے لیکن اس کی بابت بھی حالی جاتی ہو تو جاتے ہی ان کو (۶) سلام کرنا کیسا ہے؟

اور دوسروں کے سامنے اس کے اس گناہ کا تذکرہ کرنا (جس کو وہ معلی الاعلان کر رہا ہے) غیبت اور (۷) وغیرہ درجہ میں تو نہیں آئے گا؟ عام طور پر کہ اصلاح کی نیت ہوتا نہ ہو۔

براہ کرم ہر جزئی کا جواب ارسال فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

المستفتی

محمد ارشد ڈسکوی

۲۴ رجب ۱۴۲۸ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

۱۔ بسیار تلاش کے باوجود کسی مستند کتاب میں دونوں واقعات میں سے کوئی واقعہ نہیں ملا۔

۲۔ حضرات فقہائے نے فاجر اور فاسق کے درمیان دو قسم کا فرق ذکر کیا ہے۔

۱۔ فاسق فسق سے مشتق ہے اور فسق کا معنیٰ خروج ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جانے کو فسق کہتے ہیں۔ پھر اطاعت الٰہی سے نکل جانا کفر اور انکار کے ذریعے بھی ہوتا ہے اور عملی نافرمانی کے ذریعے بھی، اس لیے لفظ فاسق کا فردں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وما يضل به إلا الفاسقين"۔ اور کبھی مومن گناہ گاروں کے لیے بھی اور فاجر کہتے ہیں جو فسق والے گناہ علانیہ اور جرأت کے ساتھ کرتا پھرے، کیونکہ یہ مشتق ہے فجر سے۔ اور فجر کو فجر اس لیے کہتے ہیں کہ اس وقت اندھیرا دور ہو کر روشنی ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور فاجر بھی گناہ کا کام علانیہ اور ظاہراً کرتا ہے۔ پس فاجر خاص اور فاسق عام ہے۔

Scanned by CamScanner

الفرق بين الفسق والفجور أن الفاسق اعم هو المرتكب نوعًا من المعاصي والفاجر من يرتكب كل معصية.

(حاشيه كنز الدقائق: ١٩١، قديمی).

أن الفسق هو الخروج من طاعة الله بكبيرة. والفجور الانبعاث في المعاصي والتوسع فيها.

(الفروق اللغويه، بين الفسق والفجور: ٢٥٩، مكتبہ اسلاميہ)

٣ نماز واجب الاعادہ نہیں ہے۔ تاہم متقی کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز سے اجر کم ملے گا۔

ولو صلى خلف فاسق نعم يحرز ثواب الجماعة لكن لا ينال مثل ما ينال خلف تقي كذا في الخلاصة.

وحاصله إن كان صاحب هوى لا يكفر به صاحبه تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة وإلا فلا هكذا في التبيين والخلاصة.

(الفتاوى الهنديه، من يصلح إمامًا لغيره: ١/٨٤، رشيديه).

(كذا في الخانيه على هامش الهنديه، كتاب الصلاة: ١/١٩٢، رشيديه).

٤ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ نے تو ارتکاب معصیت کے دوران سلام کرنے کی ممانعت فرمائی ہے، البتہ امام صاحب رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ سلام کیا جائے، اس نیت سے کہ جتنی دیر آنکی توجہ معصیت سے ہٹ کر دوسری طرف لگی رہے، اتنا ہی بہتر ہے۔

ويسلم على قوم في معصية وعلى من يلعب بالشطرنج ناويًا أن يشغلهم عما هم فيه عند أبي حنيفة رحمه الله، وكره عندهما تحقيرًا لهم.

(الفتاوى الشامية، كتاب الحظر والإباحة: ٩/٦٨٥، رشيديه).

٥ اور اگر وہ لوگ سلام کریں تو اُنکے سلام کا جواب دینا ضروری ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حق المسلم على المسلم خمس، رد السلام.

(مشكوة المصابيح، باب عيادة المريض: ١٣٣، قديمی).

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: السلام اسم من اسماء الله عز وجل وضعه الله في الارض، فأفشوه بينكم، فإن الرجل إذا سلم على القوم فردوا عليه، كان له عليهم فضل درجة، لانه ذكرهم فإن لم يردوا عليه رد عليه من هو خير منهم وأطيب. وروى الأعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث قال: إذا سلم الرجل على القوم كان له فضل درجة، فإن لم يردوا عليه ردت عليه الملائكة ولعنتهم.

(الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: ٥/١٩٥، دار الكتب العلمية بيروت).

٦ علی الاعلان گناہ کرنے والے کے گناہ کا تذکرہ کرنا جائز ہے، تاکہ لوگ اُسکے شر سے محفوظ رہیں۔

الغيبة على اربعة اوجه ..... وفي وجه، وهي مباح: وهو أن يغتاب معلنًا بفسقه او صاحب بدعة. وإن اغتاب الفاسق ليحذره الناس يثاب عليه لانه من النهي عن المنكر

قال العلائي رحمه الله: فتباح غيبة مجهول ومتظاهر بقبيح

(جاری ہے)

قال ابن عابدين رحمه الله تحت قوله: ومتظاهر بقبيح،

وهو الذي لا يستتر عنه ولا يؤثر عنه إذا قيل انه يفعل كذا

..... فيجوز ذكره بما يجاهر به لا غيره.

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ألقى جلباب الحياء عن وجهه فلا غيبة له.

وأما إذا كان مستترا فلا تجوز غيبته.

(فتاوى الشامية، كتاب الحظر والاباحة: ٩/٦٧٤، رشيديه)

فقط

والله اعلم بالصواب

كتبه محمد رضوان عفي عنه

المتخصص في الفقه الاسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشي

٢٣/٨/١٤٣٩ ٢١

/ ٨ / ٢٨ هـ.

الجواب صحيح

الجواب صحيح

[signature] غفرله

٢٣/٨/١٤٣٩هـ

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر۴ کراچی (پاکستان)